موجودہ حکومتی پالیسیاں

اور وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کے اہم فیصلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

حکومتِ وقت نے دہشت گردی اور پاکستان میں موجود خلفشار کے خاتمہ کے نام پر تمام سیاسی جماعتوں سے ایک ایکشن پلان منظور کرایا، جس میں درجن سے زائد نکات طے کیے گئے تھے اور پھر یہ ایکشن پلان قومی اسمبلی سے اکیسویں آئینی ترمیم کے طور پر منظور ہوا اور اس میں مذہب اور فرقہ کو خاص طور پر نشان زد کیا گیا، جس کی بنا پر جمعیت علمائے اسلام اور دیگر مذہبی پارلیمانی جماعتوں کے اراکین نے اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے قومی اسمبلی کے اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ اس ترمیم کو منظور ہوئے بمشکل دو ماہ کا عرصہ نہیں گزرا کہ اس ترمیم کی مبینہ بدنیتی ظاہر ہونا شروع ہوگئی، جس کے نتیجہ میں مختلف مدارس واہل مساجد کو رجسٹریشن اور قید وبند کے ذریعہ ہراساں کیا جانے لگا۔ ان حالات کی بنا پر اب تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور اتحادِ تنظیماتِ مدارس دینیہ کے کئی ایک اجلاس ہوچکے ہیں، اسی سلسلہ میں دار العلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا ۹۹ واں اجلاس ۲۱؍ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱؍فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ صبح دس بجے صدر وفاق المدارس حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی زیرِ صدارت منعقد ہوا، جس میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ومہتمم، نائب صدر وفاق المدارس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نہ صرف یہ

کہ شریک اجلاس ہوئے، بلکہ اس اجلاس کی دوسری نشست کی صدارت بھی آپ نے ہی فرمائی اور اہلِ مدارس سے بظاہر مختصر لیکن پرمغز اور پر اثر خطاب بھی فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''تمام معزز اراکین کی تجاویز قابلِ عمل ہیں، میں ان سب سے موافقت کرتا ہوں، مدارس کے داخلی اور خارجی نظام کو درست بنانے کے لیے وفاق کی طرف سے نگرانی کا ایک نظام بنایا جائے۔ حضرت بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''اگر دینی مدرسہ دنیا کے لیے بنانا ہے تو آخرت کا سب سے بڑا عذاب ہے اور اگر آخرت کے لیے بنانا ہے تو دنیا کا سب سے بڑا عذاب ہے۔'' (بینات، اشاعت خاص بیادِ حضرت بنوری رحمہ اللہ، ص:۲۰۰، طبع جدید)۔ ''ایک دفعہ ایک صاحب دفتر میں آپ کے ساتھ بیٹھے تھے، انہوں نے سامنے رکھے ہوئے سفید کاغذات میں سے اٹھا کر کچھ لکھنا شروع کر دیا، آپؒ نے فرمایا کہ: یہ کاغذات مدرسہ کے ہیں، ان کو کسی دوسرے کام میں استعمال کرنا صحیح نہیں۔'' (بینات، اشاعت خاص بیادِ حضرت بنوری رحمہ اللہ، ص:۴۱۲، طبع جدید) لہٰذا ہمارے اکابرین نے جیسے احتیاط کی، ہمیں بھی اپنے مدارس میں احتیاط کو رائج کرنا چاہیے۔

وفاق المدارس کے ناظمِ اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اجلاس کا اعلامیہ اور قرار دادیں قارئین ''بینات'' کی خدمت میں پیش ہیں:

''۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز چہار شنبہ جامعہ دار العلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کا اجلاس صدرِ وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں بعض اہم انتظامی معاملات، نصابی امور، وفاق کی امتحانی اور نصابی کمیٹیوں کی کارروائی اور ۲۱ ویں ترمیم کے بعد سرکاری اداروں اور بعض لادین حلقوں کی طرف سے دینی مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈے اور جارحانہ رویئے پر سنجیدگی اور گہرائی سے غور و خوض کیا گیا۔

ناظمِ اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے مدارس کو پیش آمدہ مشکلات کے ازالہ کے لیے اس سلسلہ میں ہونے والی اب تک کی کوششوں اور حکام بالا سے ملاقاتوں کی تفصیلات سے بھی اراکینِ عاملہ آگاہ فرمایا۔ تمام شرکاء نے اپنے اس مستحکم عزم کا اظہار فرمایا کہ:

☆..... دینی مدارس جو اس ملک میں قرآن و سنت کی حفاظت اور علومِ دینیہ کی تعلیم و تحقیق کی مبارک درسگاہیں ہیں اور اہلِ مدارس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے ملک و ملت کو اسلامی علوم، دینی اخلاق و کردار اور شرعی احکام سے روشناس کرانے کی اہم اور مقدس خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا، وہ حسبِ سابق اپنے تعلیمی، تربیتی کام میں منہمک رہیں گے اور اُسے مزید مؤثر بنانے کی پوری کوشش کریں گے اور مدارس سے وابستہ ملک کے کروڑوں کلمہ گو مسلمان

معاندینِ اسلام کی راہ میں فولادی دیوار بنیں گے اور کسی قیمت پر اسلام دشمن عناصر کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ دین اور علومِ دین سے وابستہ رجال کار پر ماضی میں بھی آزمائشوں کے دور آتے رہے ہیں اور ہر دور میں اپنے تحفظ اور دفاع کے جائز طریقوں کے علاوہ رجوع الی اللہ کا اہتمام رہا ہے اور اس کی تائید ونصرت کی بدولت کوئی بھی معاند اُنہیں مٹا نہیں سکا اور ان شاء اللہ! آج بھی اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔ البتہ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاص میں کمی نہ آنے دیں، مدرسہ کے انتظامی اور مالی معاملات کو پورے تیقظ کے ساتھ بہتر اور شفاف بنانے کا اہتمام رکھیں کہ اخلاصِ عمل اور اپنے معاملات میں شفافیت کے خصائل حمیدہ نے ہمیشہ راستے کی ہر رکاوٹ کو ریزہ ریزہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلامی شعائر اور علوم دین نامساعد حالات کے باوجود محفوظ ہیں، اس لیے صدرِ وفاق اور مجلس عاملہ کے تمام حضرات نے اہل مدارس سے بطورِ خاص درخواست کی کہ مواظبت کے ساتھ مسنون طریقے پر ختم سورۂ یٰسین اور الحاح وتضرع کے ساتھ دعا کا اہتمام کیا جائے اور اپنے فرائض منصبی' دیانت وامانت، اخلاص وحسن عمل کے ساتھ ادا کرتے رہیں اور دلسوزی وذمہ داری کے ساتھ طلبہ کی تعلیم وتربیت کی طرف اہتمام سے توجہ مرکوز رکھی جائے۔

☆..... اس سلسلے میں سیاسی جماعتوں کے معاملہ فہم اور صاحبِ بصیرت قائدین سے رابطے کیے جائیں گے۔ کالم نگار اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے دانشور حضرات کو بریفنگ دی جائے گی اور ضرورت ہوئی تو عدالتوں سے بھی رجوع کیا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ہر ممکن آئینی، قانونی، اخلاقی اور سماجی ذرائع کو استعمال کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆..... الحمد للہ! مدارس پہلے بھی اپنے ہاں تعلیم وتربیت کو خوب تر بنانے کی فکر رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں ملنے والی مثبت ومفید آراء کا خیر مقدم کرتے رہے ہیں، آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا، اسی نسبت سے اراکینِ عاملہ نے طے کیا کہ ملک میں قائم مدارس کے نظام اور تعلیمی وتربیتی منہج میں یکسانیت کے لیے وفاق المدارس کے تحت تربیتی دوروں کا بھی نظم تیار کیا جائے، تاکہ ان مدارس سے استفادہ کرنے والے ہر لحاظ سے ملک وملت کے لیے نفع رسانی کا ذریعہ بنیں۔

☆..... طلبہ میں استعداد کی پختگی کے ساتھ دیگر مناسب حال تعمیری مقابلوں اور باہمی مسابقت کا اہتمام کیا جائے، تاکہ ان کی مخفی صلاحیتیں بہتر طریقے سے استعمال ہوسکیں، نیز طلبہ کو باور کرایا جائے کہ دینی تعلیم کے حصول سے ان کا مقصد داعیِ دین اور راہِ حق کا رہنما بننا ہے اور اپنی اثر انگیز شخصیت سے مسلمانوں میں دینی اخوت وہمدردی اور حضور اکرم ﷺ کی سنتوں کو ترویج دینا ہے۔

☆..... مدارس کے خلاف شر انگیزی لادین عناصر کا شیطانی ایجنڈا ہے، اس کا مقابلہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس کی اجتماعی مشاورت سے کیا جائے گا، ضرورت ہوئی تو بڑے بڑے شہروں میں عوام کو

اعتماد میں لینے اور حالات سے آگاہ کرنے کے لیے اجتماعات بھی منعقد کیے جائیں گے۔

☆.....حکومت اور معاشرے کے معروف اور ذمہ دار حضرات کو مدارس کی سرگرمیوں سے باخبر کیا جائے اور موقع بموقع ان کے ساتھ مفید نشستیں رکھی جائیں۔ حکومت کے ذمہ داروں سے مذاکرات کر کے اپنے مسائل بھی پیش کیے جائیں، مشکلات اور ان کے حل سے آگاہ کیا جائے اور ان کی طرف سے آنے والی شکایات کا بھی ازالہ کیا جائے۔

☆..... یہ بھی طے ہوا کہ اپنے دروس کے دوران متانت کے ساتھ علمی تحقیق پر توجہ مرکوز رکھی جائے، کسی مسئلہ پر بحث ونقد میں اس کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے کہ اس سے فرقہ وارانہ منافرت پیدا نہ ہو۔

☆..... مالی معاملات میں شفافیت اور امانت و دیانت کو یقینی بنایا جائے۔

☆.....اس عزم کا بھی اعادہ کیا گیا کہ چونکہ مدارس کا مقصد دین اور علوم دینیہ کی اشاعت اور تحفظ ہے، کوئی گروہی یا شخصی غرض یا جاہ و مال کی طلب نہیں ہے، اس لیے مدارس اپنے معاملات کو مذاکرات، مشاورت اور افہام وتفہیم سے حل کرنے کی جائز حدود میں کوشش جاری رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کا حامی و ناصر ہے، اسی کی بارگاہ سے انابت ورجوع کا اہتمام کریں گے تو ان شاء اللہ! ہر فتنہ اپنی موت آپ مرجائے گا۔''

اس موقع پر درج ذیل قراردادیں بھی متفقہ طور پر منظور کی گئیں:

۱:.... پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر، گلگت، بلتستان اور وفاقی حکومت کے زیر انتظام علاقوں کے ۱۸ ہزار دینی مدارس کے نمائندگان اور اکابر علماء ومشائخ کا یہ پروقار اجلاس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی حدود، دستور پاکستان سے اسلامیانِ پاکستان کو حاصل حقوق اور فرائض کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کے قیام اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لئے پرامن جدوجہد کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔

۲:....مساجد اور دینی مدارس چونکہ اسلام اور نظریۂ پاکستان کے محافظ ہیں، دینی مدارس کا تحفظ اسلام کا تحفظ ہے، اس لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام، لاکھوں علماء کرام اور ہزاروں دینی مدارس کا یہ نمائندہ اجلاس مساجد و مدارس کے تحفظ کے لیے پرامن جدوجہد کے عزم کا اظہار اور تمام امتیازی قوانین اور پالیسیاں جو مدارس کے خلاف بنائی گئی ہیں یا آئندہ بنائی جائیں گی کو مسترد کرتا ہے۔

۳:....اجتماع' انتہا پسندی، دہشت گردی اور لاقانونیت کی ہر صورت کو مسترد کرتے ہوئے اس کی غیر مشروط مذمت کرتا ہے اور اکیسویں ترمیم میں بعض مجرموں کو تحفظ دینے، دینی مدارس اور دینی شخصیات کو ہدف بنانے اور سیکولر عناصر کو تحفظ دینے کو انسدادِ دہشت گردی کے بجائے فروغ دہشت گردی کا موجب قرار دیتے ہوئے اس پر نظر ثانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۴:....اہلِ حق کا یہ نمائندہ اجتماع قائدین وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور امیر جمعیۃ علماء

اسلام اور چیئرمین قومی کشمیر کمیٹی حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم کو پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اسلامی نظریہ اور دینی مدارس پر جرأت مندانہ موقف اختیار کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے، تمام دینی قوتوں، دینی جماعتوں اور اسلامیانِ پاکستان کی طرف سے ان کی مکمل پشت پناہی کا اظہار کرتا ہے۔

۵:.... یہ اجتماع دینی تعلیم کے لیے بیرون ملک سے پاکستان آنے والے طلبہ کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی اور ویزوں میں توسیع دینے کا مطالبہ کرتا ہے، کیونکہ یہ طلبہ پاکستان کے سفیر کا کردار ادا کرتے ہیں۔

۶:.... پاکستان کے ہزاروں دینی مدارس کے لاکھوں علماء وطلبہ کے اکابرین کا یہ نمائندہ اجتماع وفاق المدارس العربیہ پاکستان، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے جرأت مندانہ موقف، دینی مدارس کے تحفظ کے لیے کوششوں پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور تا انتخاب وفاق المدارس کے عہدیداران اور اراکینِ مجلس عاملہ پر غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

۷:.... یہ اجلاس استاذ المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب نوراللہ مرقدہٗ رکن مجلس عاملہ وفاق وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مؤرخ اسلام محقق العصر حضرت مولانا محمد نافع صاحب نوراللہ مرقدہٗ، حضرت مولانا جمشید علی صاحب نوراللہ مرقدہٗ، شیخ الحدیث رائیونڈ کی علمی، دینی، تبلیغی خدمات کو خراجِ عقیدت وتحسین پیش کرتے ہوئے مرحومین کے درجات کی بلندی کی دعا کرتا ہے اور جملہ متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

۸:.... وفاق المدارس کا یہ اجلاس دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے قانونی راستے سے آنے والے طلبہ کو Deport کرنے کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۹:.... یہ اجتماع کوائف طلبی کے نام پر چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کرنے، دور دراز اور دیہی علاقوں میں بغیر قانونی جوازیت کے علماء کرام اور طلبہ کو ہراساں کرنے، ماورائے عدالت گرفتار افراد، علماء کو پولیس مقابلوں میں شہید کرنے، بے گناہ افراد پر ڈرون وخودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اُسے بنیادی انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس پر نظرِ ثانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۰:.... اجلاس کے آخر میں حضرت مولانا فضل الرحمن امیر جمعیت علماء اسلام وچیئرمین قومی کشمیر کمیٹی نے شرکاء اجلاس کو بتایا کہ اگر حکومت نے دینی حلقوں کے جائز مطالبات پر توجہ نہ دی اور امتیازی پالیسی ختم نہ کی تو پورے پاکستان کے عوام کو اسلام آباد جانے کی دعوت دی جائے گی، جس کی تمام شرکاء نے مکمل تائید کی۔

مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر وگلگت بلتستان سے ممتاز علماء کرام، شیوخ الحدیث اور قائدین نے شرکت کی۔ صدرِ اجلاس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم کے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ مجلسِ عاملہ اور مجلسِ شوریٰ کا یہ اجلاس مکمل ہوا۔‘‘

....

ہم موجودہ حکومت اور اربابِ اقتدار سے مزید اتنا ضرور عرض کریں گے کہ گزشتہ اور موجودہ حکومتوں کی مدارس و دینی مراکز کے بارے پالیسیوں اور ان کی کردارکشی، ان کی حوصلہ شکنی اور عصری تعلیمی اداروں کی برابر سرپرستی کے حسبِ توقع نتائج آنا شروع ہوگئے ہیں۔ ان عصری اور حکومتی اداروں سے فارغ التحصیل ایک پاکستان کا وزیرِ داخلہ بنتا ہے تو اس کو سورۂ اخلاص تک پڑھنا نہیں آتی۔ دوسرا ان اداروں سے تعلیم یافتہ ہوکر ایک سینئر سیاستدان اور ماہر وکیل بنتا ہے تو بار بار سورۂ اخلاص صحیح پڑھنے کی کوشش کے باوجود وہ سورۂ اخلاص صحیح نہیں پڑھ سکتا اور اب نوبت بایں جا رسید کہ صدر پاکستان محترم جناب ممنون حسین صاحب ایک تقریب میں شریک ہوتے ہیں تو وہاں تقریب کے آغاز میں اس تقریب کے میزبانوں کو اپنوں میں سے کوئی تلاوت کرنے والا نہیں ملتا تو وہ تلاوت کی کیسٹ پر گزارہ کرتے ہیں، جس پر صدر پاکستان کو بھی غصہ آتا ہے اور تقریب کے میزبانوں کی سرزنش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خبردار! آئندہ ہر تقریب میں تلاوت کے لیے کسی قاری صاحب کا ضرور انتظام کیا جائے۔ یہ ہے ہمارا ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' اور یہ ہے ہماری پالیسیوں کا نتیجہ۔ **فاعتبروا یا أولی الأبصار!**

صدرِ پاکستان سے بھی ہماری درخواست ہے کہ خدارا! ان مدارس و مساجد پر قدغن اور ان کی عیب جوئی کی بجائے ان مدارس اور مساجد کا احسان مند اور ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے ہر دور میں وسائل واسباب کی سہولتوں سے بے نیاز ہوکر پاکستان کا اسلامی تشخص اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کو حفاظ، قراء، علماء، خطباء، فقہاء، مناظر، محدثین، مفسرین اور متکلمین دینے کے علاوہ امت مسلمہ کے دین وایمان کی حفاظت اور ان میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلائی ہے اور آئندہ بھی دین کی آبیاری وحفاظت اور ترویج واشاعت انہیں کے دم سے ہی ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! اگر ان کا ناطقہ بند کیا گیا اور انہیں مختلف حیلوں بہانوں سے دیوار سے لگایا گیا تو کہیں مبادا وہ وقت نہ آجائے جس کے بارہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: تعلموا العلمَ وعلموه الناس، تعلموا الفرائضَ وعلموها الناس، تعلموا القرآنَ وعلموه الناس، فإني امرؤٌ مقبوضٌ، والعلم سیقبض ویظهر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضة لایجدان أحدًا یفصل بینهما۔'' (دارمی ودارقطنی بحوالہ مشکوٰۃ، ص: ۳۸)

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم (دین) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، میں ایسا بندہ ہوں جو اٹھا لیا جاؤں گا اور پھر فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں تک کہ اگر دو آدمی آپس میں کسی فریضہ کے بارے میں اختلاف کریں گے تو انہیں کوئی آدمی ایسا نہ ملے گا جو اُن میں فیصلہ کرسکے۔''

وصلی اللّٰه تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین